سوال

ختیار کر (748) حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسقاط حمل کی تدابیر اختیار کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ل گرانے والی چیز کے استعمال کی دو صورتیں ہیں :

1۔ پہلی صورت کہ اسے گرانے کا مقصد اسے ضائع کرنا ہو تو یہ اگر روح پھونکے جانے کے بعد ہے تو بلاشبہ حرام ہے۔ کیونکہ یہ ناحق ایسی محترم جان کو قتل کرنا ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے، اور ایسی نفس محرمہ کو قتل کرنا کتاب وسنت اور مسلمان کے اجماع کی وجہ سے حرام ہے۔

ح پھونکے جانے سے پہلے ہو تو اس کے جائز ہونے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے، کچھ نے جائز قرار دیا ہے اور کچھ نے ناجائز، اور کچھ نے کہا ہے کہ لوتھڑا ہونے تک جائز ہے، یعنی اس پر چالیس دن بیت جائیں، اور بعض نے خلقت انسانی ظاہر ہونے سے قبل تک جائز کہا ہے۔ زیادہ احتیاط والا پہلو یہی ہے ک

ہیں 2 :

حالت :

والدہ اور بچہ زندہ ہو تو بلاضرورت آپریشن ناجائز ہوگا، مثلاً: اس کی ولادت مشکل ہو جس کی بنا پر آپریشن کی نوبت پیش آئے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جسم بندے کے پاس امانت ہے، اس میں کوئی ایسا تصرف جائز نہیں جس سے جان کو خطرہ ہو مگر کسی بڑی مصلحت کے باعث اور اس لیے بھی کہ بسا اوقات انسان

ری حالت :

ماں اور حمل مردہ ہوں تو اسے نکالنے کا فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کے اخراج کے لیے آپریشن کرنا جائز نہیں ہے۔

ی حالت :

ر حمل مردہ ہو تو اسکے اخراج کے لیے آپریشن جائز ہوگا مگر یہ کہ والدہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، کیونکہ ظاہر یہی ہے، ویسے اللہ بہتر جانتا ہے کہ جب حمل مردہ ہو جائے گا تو بغیر آپریشن کے اسے نکالا نہیں جا سکتا، اور اس کے رہنے سے آئندہ حمل بھی نہیں ہوگا اور گراں بھی بن جائے گا، اور ایسا بھی ممکن ہے کہ

چوتھی حالت :۔

زندہ ہو تو اگر اس کی زندگی کی امید نہ ہو تو آپریشن کا استعمال ناجائز ہوگا، اور اگر اس کی زندگی کی امید ہو اور اس کا کچھ حصہ بھی نکل آیا ہے تو والدہ کے پیٹ کو پھاڑ کر باقی کو بھی نکالا جائے گا، اور اگر اس سے کچھ بھی نہیں نکلا تو ہمارے اصحاب (حنابلہ) کہتے ہیں کہ حمل نکالنے کے لیے والدہ کے پیٹ کو پھاڑا نہیں جا۔

ہوں کہ خصوصاً ہمارے اس دور میں آپریشن کا استعمال مثلہ نہیں ہوگا کیونکہ پیٹ کو پھاڑنے کے بعد اسے سلائی کیا جاتا ہے، اور اس لیے بھی کہ زندہ کا احترام مردہ کے احترام سے بڑا ہے، اور اس لیے کہ معصوم (بچے) کو بربادی سے بچانا ضروری ہے اور حمل ایک معصوم انسان ہی ہوتا ہے، لہذا اُسے بچانا ض

تنبیہ :۔

م صورتوں میں جن میں حمل کو گرانا جائز ہے ان میں اس کی اجازت بھی ہونا ضروری ہے جس کا وہ حمل ہوتا ہے، یعنی خاوند۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 661

محدث فتویٰ